احکامِ الٰہی سے سرتابی کا نتیجہ

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حقیقت سے اعراض اور اسلام کا نام لے کر احکامِ الٰہی سے سرتابی کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، جو کبھی شکست کی شکل میں آتا ہے، کبھی سیلاب اور زلزلہ کی شکل میں اور کبھی اور کسی مصیبت ونکبت کے روپ میں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ.'' (النحل:۱۱۲)

''اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی حالتِ عجیبہ بیان فرماتے ہیں کہ امن واطمینان میں تھے، ان کے کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت کے ساتھ ان کے پاس پہنچا کرتی تھیں، پس انہوں نے خدا کی نعمتوں کی ناقدری کی، اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی حرکات کی وجہ سے ایک محیط قحط اور خوف کا مزہ چکھایا۔''

ذلت خیز شکست اور لاکھوں مسلمانوں کی جان وآبرو کی بھینٹ لے کر آدھا ملک الگ ہوگیا، جو باقی رہ گیا وہ بھی بہت کمزور اور مضمحل ہے۔

خلافتِ ترکیہ کے اضمحلال کے زمانہ میں یورپ والوں نے ترکی کو یورپ کے مردِ بیمار کا لقب دیا تھا، یہ صحیح تھا یا غلط اس سے بحث نہیں، مگر پاکستان کی سیاسی ومعاشی زبوں حالی کو دیکھتے ہوئے اسے ایشیا کا مردِ بیمار کہیں تو بے جا نہیں۔ دوستوں کے دلوں سے اس کا وقار اور دشمنوں کے دلوں سے رعب رخصت ہو چکا ہے۔ دوست نما دشمنوں کی حریصانہ نظریں اسی پر جمی ہوئی ہیں۔ افراطِ زر، گرانی، سیم وتھور وغیرہ کے پریشان کن مسائل سامنے ہیں اور انہیں جس قدر سلجھایا جاتا ہے اسی قدر اُلجھے جاتے ہیں۔ حرام کمائی سے پرورش پانے والوں کا طبقہ اپنی تجوریاں بھر رہا ہے، مگر ملک کی اکثریت فلاکت

(ناداری، مفلسی) اور معاشی بدحالی کا شکار ہے۔ مصائب کے اس حال سے رہائی کی کتنی ہی تدبیریں کی جائیں رہائی ناممکن ہے، کیونکہ ان کا اصل سبب اللہ تعالیٰ کا غضب ہے جو ہماری نافرمانی اور سرکشی کی وجہ سے ملک کی طرف متوجہ ہوا ہے، بابِ توبہ اب بھی کھلا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رحمتِ بے پایاں کو اب بھی اپنی طرف متوجہ کیا جاسکتا ہے:

''قُلْ یٰعِبَادِيَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا.'' (الزمر:۵۳)

''آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفس کے ساتھ زیادتی کی ہے (مبتلائے معصیت ہوئے) تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف فرماتے ہیں۔''

اربابِ اقتدار اگر حقائق کا ادراک کرلیں اور کتاب وسنت اور اُسوۂ صحابہؓ کی روشنی میں صحیح راہِ منزل متعین کرکے ملکی وقومی قافلے کو لے چلیں تو فلاح وکامرانی پاکستان کے قدم چومے گی، ہر سنگِ راہ چور چور ہوکر دور ہوجائے گا اور ہمارا ملک دنیا میں ممتاز حیثیت حاصل کرلے گا۔ بالکل بدیہی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کسی تدبیر سے نہیں ٹالا جاسکتا، انابت الی اللہ اور اطاعتِ احکامِ الٰہیہ اُسے ٹالنے کی واحد تدبیر ہے۔ کیا اربابِ اقتدار حالات سے عبرت ونصیحت حاصل کریں گے؟ کیا ان میں کوئی اس آواز کا سننے والا اور اس سچی بات پر کان دھرنے والا ہے؟ (أليس منكم رجل رشيد ؟)

یہود کی اسلام دشمنی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا.'' (المائدۃ:۸۲)

''اور تم یہود اور مشرکین کو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن پاؤ گے۔''

قرآن مجید کی اس خبر کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہود کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کی عداوت اور ان سے عناد وحسد کی جو آگ بھڑک رہی وہ کسی طرح سرد نہیں ہوتی، اس کا تازہ نمونہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو فلم کی صورت میں پیش کرنے کی ناپاک کوشش جاری ہے، اس کا مقصدِ وحید یہ ہے کہ خاکم بدہن عظمتِ رسالت دلوں سے کم کردی جائے، اس سے پیشتر ''فجرِ اسلام'' کے نام سے ایک فلم بناکر یہ لوگ صحابہ کرامؓ کی توہین کرچکے ہیں، اس فلم کا تصور بھی درحقیقت یہودی دماغ ہی کی اختراع تھا اور یہ بھی اسی سازشی اور مجرم ومفسد ذہن کی ایجاد ہے۔

افضل الخلائق سید العالمین ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالاتِ زندگی کو لہو ولعب کا ذریعہ بنانا ، ایکٹروں اور ایکٹرسوں کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا پارٹ ادا کرنا اور اِن مقدس ہستیوں

کی سوانحی زندگی کو پردۂ سیمیں پر پیش کرکے اُسے ذریعۂ تفریح بنانا یقیناً نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں سخت گستاخی اور صحابہ کرامؓ کی شان میں بے ادبی ہے۔

یہ ایسی واضح حقیقت ہے کہ جس کے لیے کسی استدلال کی حاجت نہیں، فریب یہ دیا جارہا ہے کہ اس سے سیرۃِ طیبہ کا عام تعارف ہوتا ہے جو تبلیغ ودعوتِ اسلام کے مرادف ہے۔ حیرت ہے کہ یہود کے اس جال میں بعض عربی ممالک بھی پھنس گئے اور اسلام کے یہ نادان دوست اس فلم کی تیاری کی ہمت افزائی کررہے ہیں، اسے اشاعتِ دین اور تعلیم وتعارفِ سیرۃِ سید المرسلین (ﷺ) کا ذریعہ کہنا خالص فریب ہے، بے شک دونوں باتیں مطلوب ومحمود ہیں، مگر ان کا طریقہ وہی ہوسکتا ہے جو ان مقدس اور عظیم الشان مقاصد کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو اور ان کے شایان شان کہا جاسکے۔ یہ ذلیل اور پست طریقہ ان پاکیزہ مقاصدِ عالیہ کے ساتھ ادنیٰ مناسبت بھی نہیں رکھتا، یہ یقیناً بارگاہِ رسالت اور شانِ صحابہؓ میں سخت بے ادبی اور گستاخی ہے، سہولتِ فہم کے لیے قومی جھنڈے کی مثال کافی ہے، کیا کوئی ملک اسے گوارا کرسکتا ہے کہ اس کا قومی جھنڈا تعارف کے مقصد سے کسی مزبلے اور کوڑے خانے پر نصب کردیا جائے؟ وجہ ظاہر ہے کہ یہ جگہ اس کے شایانِ شان نہیں، اس لیے جھنڈے کی توہین ہے، اسی طرح فلمی پردہ مقاصدِ مذکورہ کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتا اور ان کے شایانِ شان نہیں۔

اس فلم کی خبر نے مسلمانانِ عالم کے دل مجروح کردیئے ہیں، دنیا کی جملہ مسلمان حکومتوں اور عام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کی تیاری رکوانے کی پوری کوشش کریں، ہم اس کے متعلق اپنی حکومت سے کہنے کا حق زیادہ رکھتے ہیں، بنابریں اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے امکانی ذرائع اور وسائل سے اسے رکوانے کی پوری کوشش کرے، پاکستان کے عوام مسلمین بھی یہ عزم کرلیں کہ اگر یہ فلم خدانخواستہ تیار ہوجائے تو کسی قیمت پر بھی پاکستان میں اس کی نمائش کو گوارا نہ کریں گے اور اس سینما کو دنیا میں باقی نہ چھوڑیں گے جو اس کی نمائش کی جرأت کرے۔

.... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ....